15

افریقہ میں دس ہزار احمدی

(فرمودہ ۱۷؍ جون ۱۹۲۱ء)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا۔
خطبہ جمعہ کے شروع کرنے سے پہلے ایک اور بات جو ضمناً" پیدا ہوئی ہے بتاتا ہوں کہ کئی کام جو انسان کر سکتا ہے مصلحت سے ترک کر دیتا ہے۔ ابھی ایک صاحب نے مصافحہ کرنا چاہا۔ ایک مصافحہ میں مجھے تکلیف نہیں مگر میں نے انکار کر دیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جنہوں نے مصافحہ نہ کرنے کے حکم کی فرمانبرداری کی وہ محروم نہ رہیں۔ اور دوسرے کامیاب نہ ہوں۔ میں نے پہلی دفعہ کل شام کھڑے ہو کر نماز پڑھائی ورنہ بیٹھ کر نماز پڑھتا تھا۔ لاہور میں ڈاکٹر نے تجویز کیا تھا کہ اپریشن کیا جائے مگر بوجہ کمزوری کے کسی اور وقت پر ملتوی کر دیا۔ مجھ سے زیادہ کھڑا نہیں ہوا جاتا۔ نماز کے بعد میں ممبر پر بیٹھوں گا احباب مصافحہ کرلیں۔
اس کے بعد میں مختصراً" بعض باتیں کہتا ہوں۔ شائد میری حالت کے لحاظ سے مناسب ہوتا کہ کوئی اور دوست خطبہ پڑھائیں۔ لیکن چونکہ پہلے بھی ایک خطبہ رہ چکا ہے اور اب ڈاکٹر کے مشورہ سے مجھے باہر جانا ہے۔ اس لئے خود بیان کرتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے۔ کہ دنیا میں باتوں سے کام نہیں ہوتے۔ بلکہ کام کام کرنے سے اور مستقل کام اور باربار کی توجہ سے کامیابی ہوتی ہے۔ تم اپنے نفس کو دیکھو اور اپنی روح کی حالت پر غور کرو۔ کہ تم میں کتنا اخلاص اور کس قدر قربانی کا جوش ہے اگر ہے تو آگے بڑھنے کے لئے کس قدر کھلا رستہ ہے۔ اور اس کے لئے کتنی تڑپ ہے۔ جب تک یہ بات ہر فرد کے دل میں میخ کی طرح نہ گڑ جائے گی۔ اور ہر ایک شخص یہ محسوس نہیں کرے گا۔ کہ تمام اسلامی ترقیات کا مظہر وہی ہے تب تک کبھی وہ مقصد حاصل نہیں کر سکتا جس کے لئے ہماری جماعت پیدا ہوئی ہے۔
دوسری نصیحت میری یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے لوگوں کو اس سلسلہ میں جوق در جوق لا رہا ہے۔ مگر ان کے آنے سے ہماری ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں۔ کسی مدرسہ کو اس بات پر خوش

ہونے کا حق نہیں کہ اس میں ہزار طالب علم آیا مگر وہ اس کی تعلیم کا انتظام نہ کر سکا اسی طرح اگر ہمارے سلسلہ میں لاکھوں اور کروڑوں لوگ داخل ہوں لیکن ہم ان کی تربیت نہ کر سکیں اور ان کی اسلامی تعلیم کے مطابق تعلیم و تربیت نہ کر سکیں اور انہیں اسلامی اخلاق نہ سکھا سکیں تو ان کا آنا فضول اور ہمارا خوش ہونا فضول ہو گا۔ اس حال میں ہمارے فخر کی مثال ایسی ہوگی۔ کہ گھر میں مہمان آئیں۔ لیکن ان کو کھانا کھلانے کا سامان نہ ہو رشتہ داروں کا آنا خوشی کی بات ہے۔ مگر یہ شرم اور رونے کا مقام ہوتا ہے کہ ان کو کھانا نہ کھلایا جا سکے۔

بعینہٖ اس سلسلہ کی مثال بھی یہی ہے کہ لوگ اس سلسلہ میں آئیں مگر ہم ان کے سامنے روحانی دستر خوان نہ بچھا سکیں۔ یا ان کے لئے وہ سلوک روا رکھیں جو دستر خوان پر بیٹھے ہوئے شخص جانوروں سے کرتے ہیں۔ کہ جو بچ گیا وہ ان کو ڈال دیا۔ اس کے لئے پہلی ضرورت ہے کہ اپنی تربیت کریں۔ اور دوسری یہ کہ مرکز کے قریب اصلاح کریں۔ مسیحت کی تباہی کا یہی باعث ہوا۔ کہ یوروشلم خالی تھا۔ مگر اناطولیہ اور روما وغیرہ علاقوں میں عیسائیت قائم ہو گئی اس کے مقابلہ میں اسلام کا عروج اس طرح ہوا۔ کہ مرکز پہلے مضبوط ہوا۔ جب لاکھوں عرب مسلمان ہو گئے۔ پھر دیگر علاقوں میں اسلام پھیلا۔ اگر ہماری حالت مسیحت کے مشابہ ہوئی تو ہمارے لئے خطرہ ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ مرکز کو مضبوط اور اس کے ارد گرد کے علاقہ میں اپنی اشاعت کریں۔

اس کے بعد ایک خوش خبری سناتا ہوں۔ جو آج ہی تار کے ذریعہ آئی ہے۔ ماسٹر عبدالرحیم صاحب دورہ کرتے ہوئے لیگوس کے علاقہ میں پہنچے۔ یہاں پہلے سے ایک سو کے قریب آدمی احمدی تھے۔ یہاں کے لوگ مختلف فرقوں میں منقسم تھے۔ اور ان میں احمدیت کی طرف توجہ پائی جاتی تھی۔ جماعت کے تعلقات کا بھی اثر تھا۔ ان کی خواہش تھی کہ وہاں احمدی مبلغ جائے۔ یہاں کے دس ہزار آدمی سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ جس کے متعلق ماسٹر صاحب کی طرف سے آج تار موصول ہوا ہے۔ یہ خوشی کی بات ہے۔ ہم اس سے خوش ہیں۔ اور جیسا کہ قرآن کریم نے سکھایا ہے۔ کہ **فسبح بحمد ربک** (النصر : ۴) ہم اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ یہ اللہ کی مہربانی اور خاص فضل ہے۔ جو وہ ہماری کوشش کے بغیر کر رہا ہے۔ لیکن اس سے ہمارے فرائض میں زیادتی ہو گئی ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ان کی تعلیم و تربیت کریں۔ ورنہ جس طرح وہ لوگ وحشی کہلاتے تھے۔ اب احمدی وحشی کہلائیں گے۔ لاکھوں انسان سلسلہ میں داخل ہونگے۔ لیکن ان کی تربیت کے لئے بھی لاکھوں مبلغوں کی ضرورت ہے۔ اس پر توجہ کرو۔ اور سستی ترک کرو۔ اور اپنے ارد گرد کے علاقوں کو فتح کرنے کی پوری کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔

جب نماز ختم ہو چکی تو حضور نے اعلان فرمایا۔ کہ منشی تاج الدین صاحب لاہور جو حضرت

صاحب کے نہایت مخلص دوست تھے۔ ان کا انتقال ہو گیا ہے۔ ان کا جنازہ ہو گا۔ جب ایک شخص نے صرف ان لفظوں میں اعلان فرمایا۔ کہ "جنازہ ہو گا" تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ "میں نے تو اتنا بڑا فقرہ کہا تھا"۔ پھر پورا اعلان ہوا اس اعلان کے بعد فرمایا۔ کہ وہ حضرت صاحب کے دعویٰ سے پہلے حضرت صاحب کے ملنے والے تھے۔

(الفضل ۲۳ جون ۱۹۲۱ء)